نوحہ

میں صدقے کربلا والے میں صدقے کربلا والے
خدا کی راہ میں تونے دیئے ہیں گود کے پالے

رسالت پر امامت پر خدا کی کل خدائی پر
سرِ کرب و بلا سارے ہی نبیوں کی کمائی پر
جو لمحے سخت مشکل تھے وہ لمحے تو نے ہی ٹالے

یہی راہب کے لب پر ہے یہی فطرس بھی کہتا ہے
خدا کے دین کے ہونٹوں پہ بھی ہر دم یہ رہتا ہے
کرم تیرا ہوا تو کھل گئے تقدیر کے تالے

تیری مادر نے جنت سے ترے ملبوس منگوائے
ترے لاشے پہ زینبؑ نے کہا سر پیٹ کے ہائے
اجازت دو بہن کو وہ کفن جنت سے منگوا لے

کبھی قاسمؑ کے ٹکڑوں پر، کبھی اکبرؑ کے لاشے پر
کبھی غازیؑ کی بانہوں پر، کبھی اصغرؑ کے لاشے پر
خدائے صبر تو کرتا رہا دل تھام کر نالے

243 ستم سارے زمانے کا رَوا رکھا گیا تجھ پر
کبھی تلوار سے کاٹا کبھی خنجر چلا تجھ پر
کبھی برچھی سہی دل پر کبھی تن پر سہے بھالے

رسن ظالم نے ڈالی ہے تیری زینبؑ کی بانہوں میں
تیری بے کس سکینہؑ نے طمانچے کھائے راہوں میں
ترے بیمار عابدؑ کے پڑے ہیں پاؤں میں چھالے

تیرے غم کو بڑھائیں گے ترے دل کو دُکھائیں گے
تجھے بعدِ شہادت بھی سرِ نیزہ رُلائیں گے
تہہِ خنجر سنے ہیں تُو نے جو ہمشیر کے نالے

درِ مخدومۂ کونین پر جب حاضری ہوگی
دعا سارے عزاداروں کے ہونٹوں پر یہی ہوگی
ہماری لاج رکھنا خانۂ کعبہ کے رکھوالے

نمازِ عصر جب اے نورؔ اپنا سر جھکاتی ہے
غلافِ خانۂ کعبہ سے یہی آواز آتی ہے
فلک پر آسماں والوں کے بھی ملبوس ہیں کالے